ان کو زبان پر نہ لے آئے‘‘(بخاری، مسلم)۔ اس لیے آپ ان وسوسوں کی جانب دھیان نہ دیں اور جب ایسے وسوسے آجائیں تو اعوذ باللہ اور امنت باللہ پڑھ کر اپنا ذہن دوسری طرف متوجہ کیجیے۔ اس پر پریشان ہونے کی اس لیے ضرورت نہیں ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کوئی گرفت نہیں کرتا، بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ وسوسوں پر پریشان ہونا ایمان کی علامت ہے۔ اس علاج کے علاوہ آپ سورۃ الناس کو اپنا وظیفہ بنالیں مگر مفہوم و معنی کو اچھی طرح سمجھ کر اخلاص اور عاجزی کے ساتھ اپنی سہولت کے مطابق پڑھیے، اور فرض نمازوں کے بعد بطورِ خاص یہ دُعا پڑھا کریں: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ’’اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کرسکوں، تیرا شکر ادا کرسکوں اور تیری عبادت اچھی طرح کرسکوں‘‘۔(مولانا گوہر رحمٰن، ایضاً ص ۳۷۷-۳۷۸)

شوہر کا بیوی کو نہ بسانا، نہ طلاق دینا

س: میرا نکاح تایازاد سے ہوا تھا۔ ساڑھے چار سال ہوگئے ہیں، لیکن اب تک رخصتی نہیں ہوئی۔ لڑکا کہتا ہے کہ: ’’میں نے نہ تمھیں بسانا ہے اور نہ طلاق دینی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر میاں بیوی کے درمیان تین سال تک کوئی تعلق نہ رہے تو شرعی لحاظ سے طلاق خود بخود ہوجاتی ہے، کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

ج: نکاح کے بعد بیوی کو بسانا اور نہ طلاق دینا تو بہت بڑا ظلم ہے جو آپ پر ہورہا ہے، لیکن تین سال گزرنے پر خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی۔ آپ کو جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان کے ذہنوں میں شاید ’ایلا‘ کی بات ہوگی مگر ’ایلا‘ تو یہ ہے کہ: شوہر بیوی کو کہہ دے کہ ’’خدا کی قسم! میں تمھارے پاس نہیں جاؤں گا‘‘۔ قسم کھانے کے بعد اگر چار ماہ کے اندر اندر اس نے قسم توڑ دی تو نکاح بحال رہے گا اور اگر چار ماہ گزر گئے تو بعض ائمہ کے نزدیک نکاح از خود ختم ہوجاتا ہے اور تین حیض کی مدت گزرنے کے بعد عورت آزاد ہوجاتی ہے۔ آپ کی صورتِ حال دوسری ہے۔ شریعت میں اس کا علاج یہ ہے کہ آپ کسی مسلمان جج کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دے دیں۔ عدالت کے سامنے اگر آپ نے یہ ثابت کردیا کہ: ’’میرا شوہر نہ مجھے اپنے پاس بساتا ہے

نہ حقوقِ زوجیت دیتا ہے، نہ خرچہ دیتا ہے اور نہ طلاق'' تو عدالت نکاح فسخ کردے گی۔ اگر عدالت کے سامنے آپ کے شوہر نے ثابت کر دیا کہ: ''میں تو اسے گھر لے جانا چاہتا ہوں، مگر یہ جاتی نہیں ہے'' تو پھر آپ کی درخواست خارج ہوجائے گی۔ (مولانا گوہر رحمٰن، ایضاً، ص ۳۷۸)

طلاق بہ طور ہتھیار

س: شوہر بیوی کے درمیان ناخوش گواری کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ شوہر بات بات پر گالم گلوچ کرتا ہے اور بیوی کو اذیت پہنچاتا ہے۔ وہ بات بات پر کہتا ہے کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا۔ کیا بار بار طلاق کا لفظ دہرانے سے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ 'میں نے طلاق دے دی' تبھی طلاق نافذ ہوگی۔ لیکن اگر وہ بیوی سے ہزار بار کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

اصل میں بعض لوگ طلاق کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں بیوی سرکشی پر آمادہ ہوتی ہے تو اس کو قابو میں کرنے کے لیے دھمکی دیتے ہیں کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا۔ اس دھمکی سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ میں نے طلاق دے دی تو وہ طلاق نافذ ہوجائے گی۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

قرض کے بدلے میں زکوٰۃ کی ادایگی

س: ایک خاتون زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے ہر ماہ کچھ رقم پس انداز کرتی رہی۔ اس دوران کسی ضرورت مند نے قرض مانگا تو اس رقم کو بطور قرض دے دیا۔ اب، جب کہ اس کو زکوٰۃ ادا کرنی ہے اور قرض خواہ رقم واپس نہیں کر رہا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ اس کے پاس زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے کوئی رقم نہیں ہے۔ اگر قرض میں دی گئی رقم کو زکوٰۃ تصور کرلیا جائے اور قرض معاف کر دیا جائے تو کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

ج: بعض فقہا نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر ہم نے کسی کو قرض دیا ہے اور وہ اسے لوٹا نہیں رہا ہے، ہم پر زکوٰۃ فرض ہے تو ہم قرض کو معاف کردیں اور سمجھ لیں کہ ہم نے زکوٰۃ ادا کر دی۔ لیکن زیادہ تر فقہا اس کو جائز نہیں قرار دیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح ہم نے حقیقت میں